

کچھ باتیں کچھ یادیں

☆ دولت خدا داد پاکستان کے معرض وجود میں آنیکے وقت تک برصغیر کے قریب قریب میں جید علمائے حق موجود تھے اور اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو فیض یاب کرتے رہے مگر ہمسائیگی کی شومی قسمت کہ وہ علمائے حق یکے بعد دیگرے عازم خلد بریں ہوتے چلے گئے ان میں سے بہت سے حضرات بجا طور پر علم کے ہمالہ تھے مگر شہرت ان پر فریفتہ نہیں تھی لہذا ان کا تعارف صرف حلقہ علماء تک محدود رہا۔

☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری چشتی اشرفی امیر حزب الاحناف لاہور (رحمۃ اللہ علیہ) اور غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی چشتی صابری قادری بانی انوار العلوم ملتان (رحمۃ اللہ علیہ) ان بزرگوں میں سے ہیں جو علم و فضل کے بحر زار اور دریائے معرفت کے شناور تھے شہرت ان پر ایسی عاشق و شیدا تھی کہ ہر وقت ان کے دروازوں پر درباری کے فرائض سرانجام دیتی تھی۔ یہ دونوں بزرگ قیام پاکستان سے بہت پہلے پورے برصغیر پاک و ہند میں اپنی فضیلت علمی اور شرافت نفسی کا لوہا منوا چکے تھے۔ امرتسر میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا کرتا تھا۔ اس مقدس و بابرکت محفل میں سربراہ آوردہ مشائخ عظام اور جید علمائے کرام شرکت کرنا باعث فخر و مباہات جانتے تھے چنانچہ مذکورہ الصدر دونوں بزرگ بھی اس سر روزہ محفل (اجلاس) میں شرکت فرماتے اور اہالیان امرتسر کو اپنے مواعظ حسنہ و علمیہ سے بہرہ ور فرماتے تھے لہذا احقر اس زمانے سے ان بزرگوں کے مداحین میں شامل تھا۔ پاکستان میں ہجرت کے بعد ان بزرگوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا بھی موقع میسر آیا اور یہ ہر دو بزرگ فقیر حقیر پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔

☆ 1973ء میں جب راقم السطور کو مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی تو وہاں قطب مدینہ شیخ العرب والعجم حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی خلیفہ خاص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی (قدس سرہما) کے آستانہ عالیہ پر ہر روز حاضری سے شرف ہوتا رہا اور متعدد مرتبہ حضرت قطب مدینہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد فرمایا ”اس وقت پاکستان میں صرف دو ہی معتبر اور قابل اعتماد عالم دین ہیں ایک حضرت ابوالبرکات سید صاحب اور دوسرے علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب! (بلفظہ بقدر حافظہ) (حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے مختلف اوقات میں جن پاکستانی علماء حق کے بارے میں تحسین کے کلمات فقیر سے سنے انکے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد سر دار احمد قادری رضوی چشتی صاحب حضرت علامہ سید سر دار احمد قادری گڑھی اختیار خان والے جو سید محمد فاروق القادری ایم اے کے دادا جان ہوتے ہیں حضرت عبد نبی مختار محمد یار فریدی (گڑھی اختیار خان) علامہ عبد الغفور ہزاروی اور حضرت مفتی اعجاز ولی خان رضوی (رحمہم اللہ تعالیٰ) اس وقت جو حضرات بقید حیات تھے ان میں سے حضرت استاذ العلماء قبلہ مفتی تقدس علی خان رضوی (مدفون پیر جو گوٹھ) جناب پیر غلام قادر اشرفی (مدفون لالہ موسیٰ) اور شاہ فاروق رحمانی (مدفون کراچی) علیہم الرحمۃ پر بہت خوش تھے قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور مجاہد ملت عبدالستار خان نیازی (رحمۃ اللہ علیہ) کیلئے دعا گورہتے تھے وہ ان پر ایسے خوش تھے کہ ان دنوں یہ دونوں بھٹو حکومت سے نبرد آزما تھے۔

☆ حضرت قطب مدینہ کی لسان فیض ترجمان سے ان بزرگوں کی عظمت کے اعلان سے مجھے بے حد خوشی محسوس ہوئی کہ ان کے بارے میں میرا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ ۲۰ شوال المکرم 1398ھ کو حضرت ابوالبرکات واصل بحق ہو گئے اور ان کے بعد لاہور میں مسند افتاء بے وقعت ہو کر رہ گئی۔ 25 رمضان المبارک 1406ھ کو حضرت غزالی زماں رازی دوران مکین خلد بریں ہو گئے تو عوام اہل سنت بالکل بے سہارا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَالِیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کی ذات گرامی فی الحقیقت مستغنی عن الخطاب ہے جب ان کا نام نامی آجائے تو خطابات والقباب ان کی قد آور شخصیت سے بہت چھوٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ بلاشبہ وہ نابھہ روزگار علماء میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔

سَالِہَا بَايِدَ كَہ تَايِدَ فَرْدِ حَقِّ پِيْدَا شُوْد

بَايَزِيْدَ اَنْدَرِ خَرَسَمَانِ يَا اَوِيْسَ اَنْدَرِ قَرْنِ

☆ تحریک پاکستان کے مبلغ اعظم حضرت ابو محمد سید محمد محدث چشتی اشرفی کچھو چھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ بنارس 1946ء کے آخر میں درج ہدایات و تجاویز کی روشنی میں اگر پاکستان کے اندر متفقہ طور پر مرکزی دارالافتاء قائم کیا ہو تاہم کم از کم اہل سنت کو درپیش نئے مسائل علمیہ کے حل کیلئے امارت شریعیہ قائم کی ہوتی تو یقیناً کاظمی شاہ صاحب اس کے متفقہ طور پر صدر الصدور قرار پاتے اور چھوٹے چھوٹے مولوی اور خود ساختہ مفتی جو عجیب و غریب باتیں کرتے رہتے ہیں انہیں اپنی پناہ گاہوں سے باہر جھانکنے کی بھی جرات نہ ہوتی مگر وائے افسوس کہ یہاں الٹی گنگا بہنے لگی۔

☆ حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قبلہ کاظمی شاہ صاحب آخری اہل حق سربراہ آوردہ عالم دین ثابت ہوئے (علمائے حق تو چند اور بھی تھے لیکن یہاں صرف سربراہ آوردہ اور مسلمہ شخصیت کا ذکر ہے) جس کی تصدیق درپیش حالات نے کر دی ہے مثلاً بعض حنفی سنی علماء نے شریعت آرڈیننس کو قبول کر لیا ہے جس کا تعلق صرف سعودیہ کی شریعت سے ہے اور ولایت ابو حنیفہ (پاکستان) میں ان نام نہاد حنفی علماء کے دستخطوں سے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نام اور کام کو حرف غلط کی طرح محو کر دیا گیا اور غائبانہ نماز جنازہ کی ”بدعت“ اپنالی گئی ہے۔ پاکستان جن حنفی اولیاء اللہ کا فیضان ہے ان کی ارواح مقدسہ ان نام نہاد حنفیوں سے ناراض ہیں اور ان سب کا انجام قوم ضرور دیکھے گی۔ انشاء اللہ اب یہی نام نہاد عاشقان مصطفیٰ نظام مصطفیٰ کو بالکل بھول گئے ہیں اور ضیاء ازم ضیاء ازم کا وظیفہ چنے لگے ہیں۔

ضیاء ازم کیا ہے؟

☆ مولوی اشرف علی تھانوی کے افکار و تعلیمات کی نشر و اشاعت یا یوں کہیے کہ سعودیہ کے قوانین کی ترویج! انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ پیش نظر رسالہ حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب کا ایک تحریری بیان ہے جو انہوں نے جناب چیف جسٹس صاحب وفاقی شرعی عدالت کے استفسار پر تحریر کیا تھا جس میں اہانت رسالت مآب اور تنقیص نبی کریم ﷺ کی سزا کے بارے میں بتلایا گیا ہے کہ کتاب و

سنت، اجماع امت اور تصریحات علمائے امت سے واضح ہے کہ ہر شاتم رسول کی سزا قتل ہے اور اس مسئلے میں اہل حق میں سے کبھی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ اگر پاکستان میں اہلسنت کی امارت شرعیہ موجود ہوتی تو اس ایمان افروز بیان کو اہل حق کے چیف جسٹس کا فیصلہ قرار دیا جاتا اور مسلم ممالک کی عدالتوں میں بطور حجت اسے پیش کیا جاتا مگر

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

☆ قبلہ کاظمی شاہ صاحب نے اس تحریر میں گستاخان رسول کی اسلامی سزا بتائی ہے۔ میں اس موقع پر امرتسر میں رونما ہونے والا تقریباً نوے سال پہلے کا ایک واقعہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں جو بے حد ایمان افروز اور عبرت انگیز ہے یہ واقعہ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری قدس سرہ نے امام الائمہ سیدنا حضرت ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ عنہ کے عرس سراپا قدس منعقدہ مسجد جان محمد امرتسر کے اجتماع عظیم میں بیان فرمایا تھا۔

☆ امرتسر کے گرجا گھر کے سامنے کھڑا ہو کر ایک پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر رہا تھا اور وہ (پادری) دوران تقریر حضور پر نور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ادب و احترام سے نہیں لیتا تھا سارا معین میں ایک بھنگڑ اس حالت میں کھڑا تھا کہ بھنگ گھونٹنے والا ڈنڈا اس کے کاندھے پر تھا اس خوش بخت نے کہا! ”پادری ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برحق مانتے ہیں اور ان کا نام ادب سے لیتے ہیں تو بھی ہماری سچی سرکار ﷺ کا نام ادب سے لے“ مگر پادری پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تو اس عالی ہم نے پھر ٹوکا جب پادری نے تیسری بار بھی اسی طرح نام لیا تو اس پاک نہاد نے اپنا وہ ڈنڈا جس سے بھنگ گھونٹا تھا۔ اس زور سے پادی کے سر پر دے مارا کہ پادری کا سر پھٹ کر بھیجا باہر آ گیا اور وہ مردود بیان دیئے بغیر واصل جہنم ہو گیا۔ یہ عاشق صادق پکڑا گیا موت کی سزا ہوئی اپیل ہوئی انگریز جج نے یہ لکھ کر بری کر دیا کہ

”پادری کا قاتل تکیہ نشین بھنگڑ ہے، کوئی مولوی نہیں، مولوی اور پادری کی کوئی باہمی رنجش ہو سکتی ہے بھنگڑ سے پادری کی

دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے لہذا میں

اسے بری کرتا ہوں“ (بتغیر لیسر بقدر حافظ)

☆ اللہ اس مکین تکیہ کے مرقد منور پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے اور اس جیسا ایمان ہر مکین مسجد اور ہر مسلمان کو نصیب فرمائے! آمین
ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆ اس واقعے کے نقل کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ پادری حضور پر نور ﷺ کی شان اقدس میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں کہہ رہا تھا صرف حضور پاک ﷺ کا اسم پاک اسلامی آداب سے نہیں لیتا تھا یعنی مولوی اسماعیل دہلوی کی طرح ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (نقل کفر کفر نباشد) (تقویۃ الایمان ص ۴۷، اطیب الایمان ص ۳۴۴) یعنی پادری صرف محمد صاحب کہہ رہا تھا اور اس تکیہ والے عاشق صادق کو یہ بات بھی ناگوار گزری اور اسنے اپنے مذہب عشق کا جھنڈا بلند کر دکھایا۔

خدا رحمت کند ایس عاشقان پاک طنیت را

☆ عاشقان سید ابرار رحمۃ اللہ علیہ کسی عالم و مفتی سے پوچھے بغیر ہی ادب نہ کر نیوالوں کو جہنم رسید کر دیتے ہیں تو کوئی گستاخ ان کے خنجر براں سے کیونکر بچ سکتا ہے ان کا مفتی ان کا وجد ان ہوتا ہے ان کا پیر و مرشد ان کا جذبہ عشق ہوتا ہے لہذا ایسے ان پڑھ غازیوں کا یہ کام ہمیشہ لائق تقلید ہوتا ہے کفار کی حکومت میں تو اسی طرح ہونا چاہیے اور ہوتا رہا مسلمانوں کی حکومت میں یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سچی شہادتوں کے بعد گستاخ رسول کے قتل کا حکم صادر کرے تاکہ مزید الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا نہ ہو سکیں۔

خاک راہ درد منداں

محمد موسیٰ

داتا کی نگری

۶ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

WWW.KAZMIIS.COM

در توهین رسالت

بعدالت جناب چیف جسٹس صاحب، وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بیان من جانب سید احمد سعید کاظمی صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

☆ محترم محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان لاہور نے بنام اسلامی جمہوریہ پاکستان تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 295 الف اور دفعہ 298 الف کے خلاف شرعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے جہاں تک اہانت رسالت اور توہین و تنقیص نبوت سے اس درخواست کا تعلق ہے میں اس سے پوری طرح متفق ہوں اور دلائل شرعیہ (کتاب و سنت، اجماع امت اور تصریحات علماء دین) کے مطابق میں اس کی مکمل تائید اور حمایت کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں میرا تفصیلی بیان درج ذیل ہے۔

☆ کتاب و سنت، اجماع امت اور تصریحات ائمہ دین کے مطابق توہین رسول کی سزا صرف قتل ہے۔ رسول کی صریح مخالفت توہین رسول ہے۔ قرآن مجید نے اس جرم کی سزا قتل بیان کی ہے۔ اسی بنا پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

☆ یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی صریح مخالفت کر کے انکی توہین کا ارتکاب کیا۔ توہین رسول کے کفر ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ شاہد ہیں مثلاً

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَتَقُولُنَّ ۚ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ اَبَا اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤْنَ لَآ تَذٰنِبُوْا ۚ اَلَمْ تَكْفُرُوْا بِذٰلِكَ اَنَّمَا كُنْتُمْ تَرٰجِمُ ۚ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے۔ آپ (ان سے) کہیں کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو۔ کوئی عذر نہ کرو بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

☆ مسلمان کہلانے کے بعد کفر کرنے والا مرتد ہوتا ہے اور از روئے قرآن مرتد کی سزا صرف قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلْ لِلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعُوْنَ ۚ اِلٰى يَّاسِ يٰدَيْدُ لِقَابِ لُّوْنِهِمْ اَوْ يَسْلَفُوْنَ

ترجمہ ☆ اے رسول پیچھے رہ جانیا لے دیہاتیوں سے فرما دیجئے عن قریب تم سخت جنگ کرنیوالوں کی طرف بلائے جاؤ گے۔ تم ان سے قتال کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

☆ یہ آیت مرتدین اہل یمامہ کے حق میں بطور اخبار بالغیب نازل ہوئی اگرچہ بعض علما نے اس مقام پر فارس و روم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے لیکن حضرت رافع بن خدیج ؓ کی حسب ذیل روایت نے اس آیت کو مرتدین بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے حق میں متعین کر دیا۔

عن رافع بن خديج انا كنا نقرأ هذه الآية فيما مضى ولا نعلم من هم حتى دعا ابو بكر رضى الله عنه الى قتال بني حنيفة فعلمنا انهم اريدوا بها

ترجمہ ☆ حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون لوگ ہیں یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے (مرتدین) بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے قتال کی طرف مسلمانوں کو بلایا اس

وقت ہم سمجھے کہ اس آیت کریمہ میں یہ مرتدین ہی مراد ہیں۔

☆ ثابت ہوا کہ اگر مرتد اسلام نہ لائے تو از روئے قرآن اس کی سزا قتل کے سوا کچھ نہیں قتل مرتد کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

انسی علی بزذناقة فاحرقهم (وفی رواية ابی داؤد ان علیا احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام) فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لم احرقهم لنهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تعذبوا بعدا ب اللہ ولتقتلهم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینه فاقتلوه

ترجمہ ☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس (مرتد ہو جانے والے) زندیق لوگ لائے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا اس کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر (آپ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو اور میں انہیں قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو۔

قتل مرتد کے بارے میں صحابہ کرام کا طرز عمل

☆ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر بیٹھے ہی جس شدت کیساتھ مرتدین کو قتل کیا محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام کیلئے مرتد کو زندہ دیکھنا قابل برداشت تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے آئے ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کان یهودیا فاسلم ثم یهود قال اجلس قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلاث مرات فامر بہ فقتل

ترجمہ ☆ یہ یہودی تھا مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی ہو کر مرتد ہو گیا۔

☆ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کیلئے کہا انہوں نے تین بار فرمایا جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا (قتل مرتد) اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے اسی وقت قتل کر دیا گیا۔

گستاخ رسول کا قتل

☆ غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے تو ہیں رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کسی نے حضور ﷺ سے عرض کی حضور! آپ کی شان میں تو ہیں کرنیوالا ابن حنظل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”اقتلوه“ اسے قتل کر دو۔

☆ یہ عبداللہ بن حنظل مرتد تھا۔ ارتداد کے بعد اس نے کچھ حق قتل کیے رسول اللہ ﷺ کی بیجو میں شعر کہہ کر حضور ﷺ کی شان میں تو ہیں و تنقیص کیا کرتا تھا اس نے دو گانے والی لونڈیاں اسلیے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور ﷺ کی بیجو میں اشعار گایا کریں جب حضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔

☆ یہ صحیح ہے کہ اس دن ایک ساعت کیلئے حرم مکہ کو حضور ﷺ کیلئے حلال قرار دیا گیا تھا لیکن بالخصوص مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا بدتر و بد حال ہے۔

اجماع امت

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم المنتقص له كافر والو عيد جار عليه بذاب الله له وحكمه عند الامة القتل ومن شك في كفره وعذابه كفر

ترجمہ ☆ محمد بن سحنون نے فرمایا علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنی والا کافر ہے اور اس کیلئے اللہ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

وقال ابو سليمان الخطابي لا اعلم احدا من المسلمين اختلف في وجوب قتله اذا كان مسلما

ترجمہ ☆ امام ابو سلیمان الخطابی نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی ﷺ کے سب کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

واجمعت الامة على قتل منتقصه من المسلمين وسابه

ترجمہ ☆ اور امت کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلا کر حضور ﷺ کی شان میں سب اور تنقیص کرنے والا قتل کیا جائے گا۔

قال ابو بكر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم على ان من سب النبي صلى الله عليه وآله وسلم بقتل قال ذلك مالك بن انس و الليث و احمد و اسحاق وهو مذهب الشافعي قال القاضي ابو الفضل وهو مقتضى قول ابى ابكر الصديق رضى الله عنه ولا تقبل ثوبته عند هؤلاء و بمثله قال ابو حنيفة واصحابه والثوري و اهل الكوفة و الاوزاعي في المسلمين لكنهم قالوا هي ردة

ترجمہ ☆ امام ابو بکر بن منذر نے فرمایا ائمہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے قتل کیا جائے گا ان ہی میں سے مالک بن انس، لیث، احمد، اسحاق ہیں اور یہی شافعی کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضی ہے (پھر فرماتے ہیں) اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے شاگردوں، امام ثوری، کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے۔ ان کے نزدیک یہ ردت ہے۔

ان جميع من سب النبي صلى الله عليه وآله وسلم او عابه او الحق به نقصا في نفسه او نسبه او دينه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشي على طريق السب له او الازراء عليه او التصغير بشانه او الغض منه والعيب له فهو ساب له والحكم فيه حكم الساب يقتل كما نبينه ولا نستثنى فضلا من فصول هذا الباب على هذا المقصد ولا نمترى فيه نصريحا كان اولويحا ... وهذا كله اجماع من العلماء وائمة الفتوى من لدن الصحابة رضوان الله عليهم الى هلم جرا

ترجمہ ☆ بیشک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ آپ ﷺ کے نسب دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب اہانت یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کیلئے حضور ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور ﷺ کو صراحتہ گالی دینے والا ہے اسے قتل کر دیا جائے ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثناء نہیں کرتے۔ نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں خواہ صراحتہ توہین ہو یا اشارۃ

کنایہ اور یہ سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر آج تک۔

والحاصل انه لا شك ولا شبهة في كفر شاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة الاربعة

ترجمہ ☆ خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اسکے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چاروں ائمہ (ابو حنیفہ رحمہما، مالک رحمہ، شافعی رحمہ، احمد بن حنبل رحمہ) سے یہی منقول ہے۔

کل من ابغض رسول الله صل الله عليه وآله وسلم بقلبه كان مردداً فالسب بطريق أولى ثم يقتل حداً عندنا
ترجمہ ☆ جو شخص رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے آپ ﷺ کو گالی دینے والا تو بطریق اولیٰ مستحق گردن زدنی ہے پھر (مخفی نہ رہے کہ) یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہوگا۔

ابما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم او كذبه او عابه او تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه زوجته
ترجمہ ☆ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کو سب کرے یا تکذیب کرے یا عیب لگائے یا آپ ﷺ کی تنقیص شان کا (کسی اور طرح سے) مرتکب ہو تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اسکی زوجہ اس کے نکاح سے نکل گئی۔

اذا عاب الرجل النبي صلى الله عليه وآله وسلم في شيء، كان كافراً او كذا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبي صلى الله عليه وآله وسلم شعره كفر وعنه عن أبي حفص الكبير من عاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم بشرة من شعره الكريمة فقد كفر و ذكر في الاصل ان شتم النبي كفر

ترجمہ ☆ کسی شے میں حضور ﷺ پر عیب لگانے والا کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا اگر کوئی حضور ﷺ کے بال مبارک کو ”شعر“ کے بجائے (بصیغہ تصغیر) ”شعیر“ کہہ دے تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام ابو حفص الکبیر (حنفی) سے منقول ہے کہ اگر کسی نے حضور ﷺ کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی عیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام محمد نے ”مبسوط“ میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینا کفر ہے۔

ولا خلاف بين المسلمين ان من قصد النبي صلى الله عليه وآله وسلم بذلك فهو ممن ينتحل الاسلام انه مردد يستحق القتل

ترجمہ ☆ کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی کریم ﷺ کی اہانت و ایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے وہ مرتد مستحق قتل ہے۔

☆ یہاں تک ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب و سنت، اجماع امت اور اقوال علمائے دین کے مطابق گستاخ رسول کی سزا یہی ہے کہ وہ حد اقل قتل کیا جائے اس کے بعد حسب ذیل امور کی وضاحت بھی ضروری ہے

☆ بارگاہ نبوت ﷺ کی توہین و تنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کیلئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنی والا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے

ہیں کہ تو جین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ”ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض تو جین نہ تھی“ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد نہ تھا اللہ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا

لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْنَا بِكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

ترجمہ ☆ یہاں نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

☆۲ صریح تو جین میں نیت کا اعتبار نہیں ”راعنا“ کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت تو جین کے بغیر حضور ﷺ کو ”راعنا“ کہتا تو وہ ”وَأَسْمَعُوا لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ الْيَمِّ“ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت تو جین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں تو جین کا کلمہ کہنا کافر ہے۔

☆ امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ

☆ تو جین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے تو جین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔۔۔
ورنہ تو جین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ تو جین کا نہ تھا بلکہ اضروی ہے کہ تو جین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

☆۳ یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہا کا قول ہے کہ کفر کافئی نہیں دیا جائے گا اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہا کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم تو جین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھا کرنا تاویل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

قال حبيب ابن الربيع لان ادعاء التاويل في لفظ صراح لا يقبل

ترجمہ ☆ حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔

☆ کسی کلام کا تو جین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ معذرت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ ”حرام“ کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے ”المسجد الحرام“ اور ”بیت اللہ الحرام“ کی طرح معظم و محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے تو اس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں ”ولد الحرام“ کا لفظ گالی اور تو جین ہی کیلئے بولا جاتا ہے اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف و محاورے میں تو جین کے معانی مفہوم ہوتے ہوں تو جین ہی قرار پائے گا خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل معتبر نہیں ہوگی۔

☆۴ یہاں اس شبہ کو دور کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر تو جین رسول کی سزا حد اقل کرنا ہے تو کئی منافقین نے حضور ﷺ کی صریح تو جین کی۔ بعض اوقات صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور ﷺ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس گستاخ منافق کو قتل کر دیں لیکن حضور ﷺ نے

اجازت نہیں دی۔

☆ ابن تیمیہ نے اس کے متعدد جوابات لکھے ہیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) اس وقت ان لوگوں پر حد قائم کرنا فساد عظیم کا موجب تھا۔ ان کے کلمات توہین پر صبر کر لینا اس فساد کی نسبت آسان تھا۔

(ب) منافقین اعلانیہ توہین رسالت نہ کرتے تھے بلکہ آپس میں چھپ کر حضور ﷺ کے حق میں توہین آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔

(ج) منافقین کے ارتکاب توہین کے موقع پر صحابہ کرام کا حضور ﷺ سے ان کے قتل کی اجازت طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ گستاخانِ شانِ رسالت ابو رافع یہودی اور کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو دیا تھا۔ اس حکم کی بنا پر صحابہ کرام کو علم تھا کہ حضور ﷺ کی شان میں توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔

☆ ۵ رسول اللہ ﷺ کیلئے جائز تھا کہ وہ اپنے گستاخ اور موذی کو اپنی حیات میں معاف فرمادیں لیکن امت کیلئے جائز نہیں کہ وہ حضور ﷺ کے گستاخ کو معاف کر دے۔

☆ نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام اللہ کے اس حکم کو بجالائے کہ ”آپ معافی کو اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے منہ پھیر لیں اور نیکی کا حکم دیں“ (سورہ اعراف ۱۹۹)

☆ میں عرض کروں گا کہ گستاخ رسول پر قتل کی حد جاری کرنا ایسی حد ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اہل حق ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی توہین حضور ﷺ کی امت کیلئے بھی سخت ترین اذیت کا موجب ہے اور اس طرح اس حد کو پوری امت کا حق بھی کہا جاسکتا ہے لیکن بلا واسطہ نہیں بلکہ بواسطہ ذات اقدس کے اور اللہ کی طرف سے حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اپنا یہ حق کسی کو خود معاف فرمادیں جیسا کہ بعض دیگر احکام شرع کے متعلق دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ نے ان احکام میں حضور ﷺ کو اختیار عطا فرمایا مثلاً حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بکری کے ایک بچے کی قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا

وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ☆

ترجمہ ☆ کہ (یہ قربانی) تمہارے علاوہ کسی دوسرے پر ہرگز جائز نہیں۔

☆ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس کاٹنے کو حرام قرار دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی ”إِلَّا الْآذُخَرُ“ یعنی ”اؤخر“ گھاس کو حرمت کے اس حکم سے مستثنیٰ فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”إِلَّا الْآذُخَرُ“ یعنی اؤخر کو حرمت کے حکم سے ہم نے مستثنیٰ فرمادیا۔

☆ اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی تحریر فرماتے ہیں

”یعنی بعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام شرعیہ حضور ﷺ کے سپرد کر دیئے گئے تھے جس کیلئے جو کچھ چاہیں حلال اور حرام

فرمادیں، بعض لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ نے یہ اجتہاد کے طور پر فرمایا تھا اور پہلا مذہب اصح اور اظہر ہے“

☆ ان احادیث کی روشنی میں حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے کہ کسی حکمت و مصلحت کیلئے حضور ﷺ ان منافقین پر قتل کی حد

جاری نہ فرمائیں لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں۔

☆ آخر میں عرض کروں گا کہ توہین رسالت کی حد اسی پر جاری ہو سکے گی جس کا یہ جرم قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ اس کے

بغیر کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دے کر قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تو اتر بھی دلیل قطعی ہے اگر کوئی شخص توہین کے کلمات صریحہ بول کر یا لکھ

کر اس بات کا اعتراف کرے کہ یہ کلمات میں نے بولے یا میں نے لکھے ہیں تو یقیناً وہ واجب القتل ہے خواہ وہ کتنے ہی بہانے بنائے

اور کہتا پھرے کہ میری نیت توہین کی نہ تھی یا ان کلمات سے میری غرض یہ نہ تھی کہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں بہر

حال وہ مستحق قتل ہے۔

☆ علی ہذا وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے

مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شام رسول کے حق میں محمد بن سحون کا قول ہم شفاً قاضی عیاض اور الصارم

المسلول سے نقل کر چکے ہیں کہ

وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابُهُ كُفْرٌ

۲۵ نومبر ۱۹۸۵ء

سید احمد سعید کاظمی

WWW.KAZMIIS.COM